كتابُ الحَجِ

نُورُ البَصَائِرِ والألباب

تالیف : الشیخ عبد الرحمن بن ناصر السعدي رحمه الله

نور البصائر والالباب سے کتاب الحج کا اردو ترجمہ

اردو ترجمہ اور حاشیہ : ابو مریم اعجاز احمد

أهل الأثر

العلم قبل القول و العمل

قول و عمل سے پہلے علم

نور البصائر والألباب سے کتاب الحج

©جملہ حقوق برائے ناشر محفوظ

اس کتابچہ کو بغیر کسی تبدیلی کے اور بغیر کسی تجارتی منافع کی غرض سے پرنٹ کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ مصنف، مترجم اور ناشر (اھل الاثر) کا نام برقرار رکھا جائے۔ مفت تقسیم کرنے کے لئے ناشر سے ازراہِ کتابت اجازت حاصل کریں۔

کتاب کو ڈاونلوڈ کرنے کے لئے ہماری ویب سائٹ پر جائیں

www.ahlulathar.net info@ahlulathar.net

کتاب کا درس سننے کے لئے یوٹیوب چینل پر جائیں یا مندرجہ ذیل کوڈ اسکین کریں

کتاب الحج

حج اسلام کے ارکان میں سے ایک رکن ہے، اور یہ ہر مکلف صاحبِ استطاعت پر اس کی عمر میں ایک مرتبہ واجب ہے جو بدنی اور مالی طور پر اس کی استطاعت رکھتا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: **خذوا عني مناسككم** یعنی مجھ سے اپنے حج کے مناسک لے لو۔ لہذا ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے طریقہ کی حج کے ہر قول و فعل میں پیروی کریں۔

اور یہ اس طرح ہے کہ آپ ﷺ اور آپ کے ساتھ مسلمانوں نے ذوالحلیفہ سے احرام پہنا[1]، اور آپ نے ہر طرف سے مکہ آنے والوں کے لئے میقات[2] مقرر کیا۔ چنانچہ اہل نجد کے لئے قرن المنازل، عراق والوں کے لئے ذات عرق، مغرب والوں کے لئے الجحفہ اور یمن والوں کے لئے یلملم اور فرمایا: **هُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، وَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ**

یہاں سے ان مقامات والے بھی احرام باندھیں اور ان کے علاوہ وہ لوگ بھی جو ان راستوں سے آئیں جو حج یا عمرہ کا ارادہ رکھتے ہوں۔ لیکن جن کا قیام میقات اور مکہ کے درمیان ہے تو وہ احرام اسی جگہ سے باندھیں جہاں سے انہیں سفر شروع کرنا ہے۔ یہاں تک کہ مکہ کے لوگ مکہ ہی سے احرام باندھیں۔ (بخاری: ۱۵۲۴، مسلم: ۱۱۸۱)

---

[1] نبی ﷺ اور صحابہ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ذوالحلیفہ سے احرام باندھا کیونکہ ذوالحلیفہ مدینہ اور مدینہ کی طرف سے آنے والوں کا میقات ہے جیسا کہ روایت میں ہے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ، شام والوں کے لیے جحفہ، نجد والوں کے لیے قرن منازل اور یمن والوں کے لیے یلملم کو احرام باندھ کر نیت کرنے کی جگہیں مقرر کیا ہے اور یہ میقاتیں ان کے لیے ہیں (جن کا ذکر ہوا) اور ان لوگوں کے لیے بھی، جو دوسرے شہروں سے ان کے پاس سے حج یا عمرہ کے ارادہ سے گزریں اور جو کوئی ان میقاتوں کے ورے (اندر) ہو وہ جہاں سے چلے وہیں سے (احرام باندھے) یہاں تک کہ مکہ والے مکہ سے احرام باندھیں۔ (بخاری و مسلم)

[2] میقات وہ مقام یا جگہیں ہیں جہاں سے گزرتے ہوئے حج یا عمرا کا ارادہ کرنے والا حج یا عمرہ کی نیت کرتا ہے اور حالت احرام میں داخل ہو جاتا ہے۔ پھر اس پر احرام کی پابندیاں لگیں گی جنہیں محظوراتِ احرام کہتے ہیں، جو حالتِ احرام میں جائز نہیں۔

پھر آپ ﷺ نے اپنے صحابہ سے کہا: تم میں سے جو عمرہ کا احرام باندھنا چاہتا ہے تو وہ (صرف) عمرہ کا باندھ لے، اگر کوئی حج کا احرام باندھنا چاہتا ہے تو وہ حج کا باندھ لے اور اگر کوئی عمرہ اور حج کا باندھنا چاہتا ہے تو وہ عمرہ اور حج کا باندھ لے۔ (بخاری: ۱۷۸۳، مسلم: ۱۲۱۱)

پھر جب وہ مکہ پہنچے اور طوافِ کعبہ اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی سے فارغ ہو گئے، تو آپ ﷺ نے تمام کو جنہوں نے آپ کے ساتھ حج کا احرام باندھا تھا انہیں حلال ہونے اور اسے عمرہ بنا لینے کا حکم دیا، سوائے ان لوگوں کے جو اپنے ساتھ ہدی کا جانور لے کر آئے تھے [۳] تو وہ حلال نہیں ہوں گے جب تک ہدی اپنی قربان گاہ تک نہ پہنچ جائے [۴] اس پر بعض صحابہ نے آپ سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ جس طرح میں کہہ رہا ہوں ویسے ہی کرو۔ چونکہ آپ ﷺ ہدی کا جانور ساتھ لائے تھے اس لئے آپ حالتِ احرام میں باقی رہے اور فرمایا: **لَوِ اسْتَقْبَلْتُ من أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ ؛ ما أَهْدَيْتُ ، ولولا أن معي الهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ** اگر یہ بات جس کا علم مجھے بعد میں ہوا، پہلے سے معلوم ہوتی تو میں اپنے ساتھ ہدی نہ لاتا، اور اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی (عمرہ کے بعد) حلال ہو جاتا۔

---

[۳] حج کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) حج افراد: جس میں صرف حج کی نیت ہوتی ہے، (۲) حج قِران: جس میں عمرہ اور حج دونوں کی نیت ہوتی ہے ایک ہی سفر میں اور عمرہ کے بعد حلال نہیں ہوتے بلکہ حالت احرام میں باقی رہتے ہیں اور اسے حج میں ملا دیا جاتا ہے، اور (۳) حج تمتع: جس میں عمرہ کرنے کے بعد حلال ہو جاتے ہیں، یعنی احرام کی تمام پابندیوں سے آزاد ہو جاتے ہیں اور پھر یوم الترویہ یعنی ۸ ذوالحجہ کو مکہ سے ہی حج کا احرام باندھ کر منی چلے جاتے ہیں اور حج کرتے ہیں۔ ہدی کا جانور یعنی قربانی صرف قارن (حج قران) اور متمتع (حج تمتع) کرنے والوں پر واجب ہے، حج افراد کرنے والوں پر نہیں کیونکہ انہوں نے صرف حج کی نیت سے احرام باندھا ہے اور یہ سفر صرف اسی کے لئے مختص رکھا ہے۔ جنہوں نے پہلے عمرہ نہیں کیا ہے اور وہ دور دراز سے آرہے ہیں (جیسے برصغیر ہندو پاک سے) تو ان کے لئے حج تمتع بہتر ہے۔ وہ پہلے عمرہ کا احرام باندھیں اور عمرہ کر کے حلال ہو جائیں اور پھر حج کا احرام باندھیں۔ تینوں میں سے کوئی بھی نسک اختیار کرنے سے حج ادا ہو جائے گا اور اس پر اجماع ہے۔ نبی ﷺ نے جب عمرہ کرنے کے بعد صحابہ کو حلال ہونے کا حکم دیا تو یہ حج تمتع کا حکم تھا اور آپ ﷺ چونکہ ہدی کا جانور لے کر آئے تھے تو آپ حالتِ احرام میں باقی رہے اس طرح آپ ﷺ نے حجِ قِران کیا۔

[۴] جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ) (البقرۃ: ۱۹۶) اس سے مراد یوم النحر (۱۰ ذوالحجہ) ہے

اس پر تمام مسلمان حلال ہو گئے سوائے چند افراد کے جو ہدی کا جانور لے کر آئے تھے جن میں رسول اللہ ﷺ، علی اور طلحہ بھی تھے۔ جب یوم الترویہ (۸ ذوالحجہ) آیا تو جو لوگ حلال ہوئے تھے انہوں نے حج کا احرام پہن لیا اور تمام لوگ منیٰ چلے گئے۔ وہاں انہوں نے رات گزاری اور اس طرح پانچ وقت کی نمازیں منیٰ میں ادا کیں، یعنی ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر۔ پھر (۹ ذوالحجہ) کو طلوعِ آفتاب کے بعد عرفات کے میدان کی طرف ضب کے راستے (مسجدِ خیف کے راستے) روانہ ہو گئے۔ عرفات میں جب سورج ڈھل گیا (یعنی زوال کے بعد) آپ نے اپنی سواری پر ہی سوار ہو کر خطبہ دیا جس میں حج کے تعلق سے احکام بیان کیے۔ اس کے بعد آپ ﷺ سواری سے اترے اور ظہر اور عصر کو جمع اور قصر کیا۔ پھر آپ ﷺ اور صحابہ کرام عرفات کے میدان میں وقوف کی جگہ پر پہنچے اور قبلہ رخ ہو کر دعا کرتے رہے اور لوگ بھی اپنی جگہوں پر دعا کرتے رہے۔ آپ ﷺ اللہ کے ذکر اور دعا میں مشغول رہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ مزدلفہ کی طرف روانہ ہوئے اور وہاں پہنچ کر مغرب اور عشاء کی نمازوں کو ادا کیا۔ مزدلفہ میں رات گزاری اور طلوعِ فجر کے بعد آپ ﷺ نے صحابہ کے ساتھ غلس (فجر کے اول وقت) میں اور دنوں سے زیادہ اندھیرے میں فجر کی نماز ادا کی۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے جبلِ مزدلفہ کے پاس جسے مشعر الحرام بھی کہتے ہیں کھڑے رہے (اور دعا کی) جب تک آسمان میں سفیدی چھا گئی۔ پھر آپ منیٰ کی طرف چلے اور منیٰ پہنچ کر سب سے پہلے آپ ﷺ نے جمرۃ العقبہ پر رمی کیا۔ اس کے بعد منیٰ میں اپنے قیام گاہ کی طرف لوٹے اور قربانی کی اور اپنے سر کے بال منڈوائے۔ پھر آپ ﷺ مکہ گئے اور وہاں طوافِ افاضہ کیا۔ آپ نے اپنے گھر کے کمزور افراد کو مزدلفہ سے پہلے ہی (آدھی رات کے بعد) روانہ کر دیا تھا تو انہوں نے رات میں ہی رمی جمرات کر لیا تھا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے مسلمانوں کے ساتھ منیٰ میں تین دنوں تک قیام کیا۔ آپ ہر نماز کو ان کے وقت پر بغیر جمع کیے ہوئے قصر پڑھاتے۔ ان تین دنوں (یعنی ۱۱، ۱۲ اور ۱۳ ذوالحجہ) میں آپ ﷺ زوال کے بعد تینوں جمرات پر کنکڑیاں مارتے۔ آپ ﷺ چھوٹے جمرات جو منیٰ کے قریب اور مکہ سے سب سے دور ہے اس سے شروع کرتے اور اور جمرۃ العقبہ پر کنکڑیاں مارنا ختم کرتے۔ اس دوران آپ ﷺ پہلے اور درمیانی جمرات

کے بیچ کھڑے ہوتے اور اسی طرح درمیانی اور تیسرے جمرات (جمرۃ العقبہ) کے بیچ بھی کھڑے ہوتے اور لمبی دعا کرتے، جس قدر سورۃ البقرۃ پڑھنے میں وقت لگتا ہے اس قدر دعا کرتے، کیونکہ عرفات، مزدلفہ اور منٰی تینوں مواقف ہیں۔ ایامِ تشریق کے آخری دن (یعنی ۱۳ ذوالحجہ) آپ ﷺ محصب میں خیف بنی کنانہ میں اترے (کہا جاتا ہے جہاں ابھی مسجد خیف ہے)۔ آپ ﷺ نے رات وہاں گزاری اور عائشہ رضی اللہ عنہا کو ان کے بھائی عبد الرحمٰن کے ساتھ عمرہ کے احرام کے لئے تنعیم بھیج دیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کے ساتھ کعبہ کو الوداع (طواف الوداع) کیا اور مدینہ تشریف لے آئے۔ ایامِ تشریق کے بعد آپ ﷺ نے وہاں قیام نہیں کیا۔ اس سے فقہائے حدیث جیسے احمد وغیرہ نے کہا ہے کہ ایسا کرنا سنت ہے۔ یہ اختصار ہے جو شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے ۔ [۵]

علماء کہتے ہیں کہ حج کے کام تین قسم کے ہیں:

حج کے ارکان جو چار ہیں: ۱۔ احرام، ۲۔ عرفات کے میدان میں ٹھہرنا، ۳۔ طواف، اور ۴۔ سعی

حج کے واجبات جو دم (قربانی) دینے سے پورے ہوتے ہیں (سات ہیں): ۱۔ میقات سے احرام، ۲۔ عرفات میں غروبِ آفتاب تک رکنا، ۳۔ مزدلفہ میں آدھی رات کے بعد تک رکنا، ۴۔ ایام تشریق کی راتوں کو منٰی میں گزارنا، ۵۔ رمی جمرات ترتیب وار کرنا، ۶۔ بالوں کو منڈوانا یا پورے سر کے بال کٹانا، ۷۔ طوافِ وداع کرنا۔

ان کے علاوہ جتنی چیزیں (ثابت) ہیں وہ مسنون اور حج کے مکملات ہیں، خاص کر تلبیہ جو احرام میں داخل ہونے سے لے کر جمرات پر کنکڑی مارنے تک پڑھنا چاہئے۔ واللہ اعلم

---

[۵] شیخ الاسلام کے قول کا اختصار شیخ عبد الرحمٰن بن ناصر السعدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے جو ان کی کتاب منسک سے ماخوذ ہے۔ دیکھیے مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ ج ۲۶ ص ۱۲۸ تا ۱۴۳

الحمد لله الذي بنعمته تتم الصالحات . تمت ترجمة كتاب الحج من نورِ البصائر والألباب وذلك في يوم السبت الخامس والعشرون من شهر ذي القعدة سنة ست وأربعين بعد الأربعمائة والألف من هجرة النبي المصطفى صلى الله عليه وسلم .